نوبل انعام یافتہ

ٹونی مورسن

امریکی مصنف



Toni Morrison, 2006, Oil on canvas by Robert McCurdy. Image Source: https://www.flickr.com/photos/nostri-imago/3449947137

ٹونی مورسن

امریکی مصنف



Image Credit: Timothy Greenfield-Sanders, https://www.flickr.com/photos/ala_members/4475833871

شروعاتی سال

ٹونی کے گھر میں بہت سے لوگ کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ان کے والد اور والدہ دونوں بہت خوبصورت انداز میں کہانیوں کا بیان کرتے تھے۔ ان کی دادی بھی اچھی داستان گو تھیں۔ ان کی کہانیاں ڈراونی لیکن رومانچک ہوتی تھیں۔ ان کہانیوں میں حیرت انگیز واقعات اور جادوی کارنامے ہوتے تھے۔ ان میں کئی کہانیاں افریکن امریکن لوک کہانیاں ہوتی تھیں۔ افریکن امریکن موسیقی بھی ٹونی کے بچپن کا ایک اہم حصہ تھی۔

ان کے والد اور والدہ جورج اور رامہ وُلفورڈ جنوبی امریکہ سے تھے۔ ٹونی کی پیدائش کے وقت تک وہ لورین، اوہایو میں آ کے بس گئے تھے۔ پر وہ اپنے بچوں کو جنوبی امریکہ کی ثقافت کے بارے میں سکھاتے تھے۔ ٹونی نے اپنی کہانیوں میں اکثر اپنے گھر والوں سے وراثت میں ملے ایفریکن امریکن افسانوں کا استعمال کیا۔ ٹونی شروع سے بہت ہوشیار طالبہ تھیں۔ انہوں نے لورین ہائی اسکول میں اپنی پڑھائی پوری کی اور پھر ۱۹۵۰ میں ہاوٗرڈ یونورسٹی میں داخلہ لیا۔



Image Credit: Angela Radulescu, https://www.flickr.com/photos/15083709@N06/2301126276

افریکن امریکن لوک کہانیاں

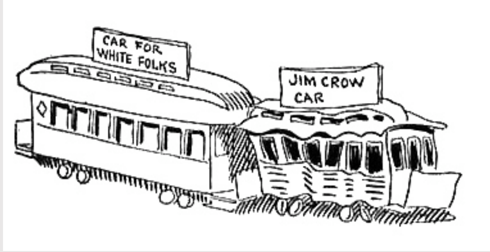
افریکن امریکن لوک کہانیاں کئی الگ الگ ثقافت سے آتی ہیں۔ کچھ کہانیوں کی جڑیں افریکا میں ہیں، کچھ کی کیریبین میں۔ غلامی کے دور میں اس نئی افریکن امریکن ثقافت کی شروعات ہوئی۔ افریکن امریکن لوگ اپنی زندگی کی تکلیفوں کو بھلانے کے لئے گانے اور کہانیاں سنتے اور سناتے تھے۔ اس سے ایک ایسی عام ثقافت پیدہ ہوئی جس میں خوبصورت افسانوں، موصیکی اور رقص کی بھرمار تھی۔



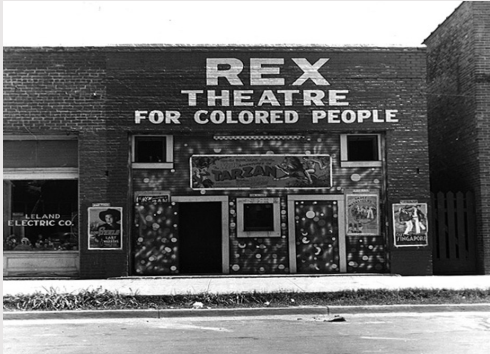
Image Source: https://pixabay.com/en/african-history-people-culture-36428/



A Jim Crow Law sign for bus segregation in North Carolina by Alexisrael. Image Source: https://commons.wikimedia.org/wiki/File:North_Carolina_Jim_Crow_Laws.JPG



"White" and "Jim Crow" railcars; racial segregation in the United States as cartooned by John McCutcheon. Image Source: https://commons.wikimedia.org/wiki/File:JimCrowCar2.jpg



Rex Theatre for Colored People, Leland, Mississippi - June 1937 By Dorothea Lange. Image Source: https://commons.wikimedia.org/wiki/File:Rex_theatre.jpg

آج کے مقابلے، ۱۹۵۰ مین زیادہ نسل پرستی تھی - خاص طور پر امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں ایسے قانون تھے جن کے مطابق افریکن امریکن لوگوں پر زیادہ طر ہوٹلوں میں کھانے کی پابندی تھی اور وہ ٹرینوں اور بسوں میں سرف کچھ گنی چنی سیٹوں پر بیٹھ کے ہی سفر کر سکتے تھے۔ زیادہ طر سیٹوں پر گورے لوگ ہی بیٹھ سکتے تھے۔ سب سے اچھی نوکریاں بھی گوروں کے لیے محفوز کی گئی تھیں۔ کسی افریکن امریکن کو اچھی نوکری یا اچھی تعلیم ملنا بہت مشکل تھا۔ ویسے غلامی خطم ہوئے سو سال سے زیادہ گزر چکے تھے پھر بھی امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں رہ رہے لاکھوں افریکن امریکن لوگوں کی حالت میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔

ٹونی نے ہاورڈ یونورسٹی میں انگریزی ادب کی پڑھائی کی۔ کھالی وقت میں وہ کالیج کے تھیٹر گرُپ میں کام کرتی تھیں۔ ان کا گرُپ گرمیوں میں امریکہ کی جنوبی ریاستوں کا دورہ کرتا تھا۔ اس سے ٹونی کو اس علاقے کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جس کے بارے میں ان کے والدین اکثر بات کیا کرتے تھے۔ ٹونی کو وہاں کی ثقافت بہت اچھی لگی لیکن وہاں کی نسل پرستی دیکھ کے وہ بہت پریشان ہوئیں۔



'*Founders Library* — on the campus of Howard University in Washington, D.C. by Josh. Image Source: https://commons.wikimedia.org/wiki/File:Howard_University_Founders_Library.jpg

۱۹۵۳ میں ٹونی نے ہاورڈ یونورسٹی میں اپنی پڑھائی ختم کرکے کورنیل یونورسٹی میں ماسٹرز کی ڈِگری کے لئے داخلہ لیا۔ ماسٹرز پورا کر کے انہوں نے دو سال ٹکساس سدرن یونورسٹی میں پڑھایا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ ہاورڈ یونورسٹی میں آئیں اور سات سال وہاں پڑھاتی رہیں۔



Book cover of 'The Bluest Eye'. Image Source: http://blog.al.com/wire/2013/08/sen_bill_holtzclaw_calls_for_r.html

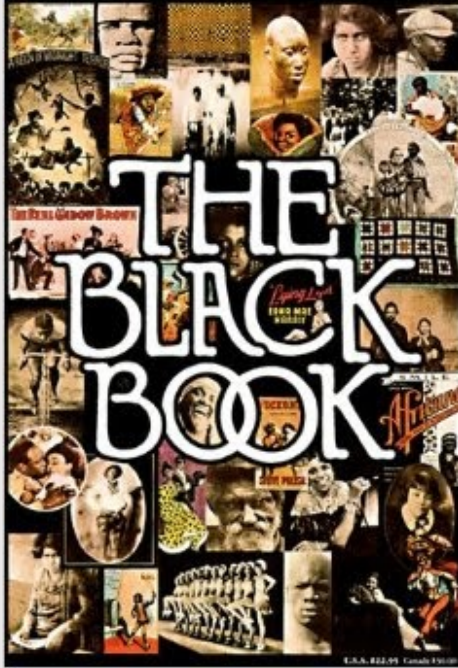
ہاورڈیونورسٹی میں بتائے وقت نے ٹونی کی زندگی کو دو زروری معنوں میں بدلا۔ وہاں انہوں نے جمیکا کے ایک آرکیٹیکٹ سے شادی کی اور ان کے دو بچے ہوئے۔ دوسرا، وہاں انہوں نے ادب لکھنا شروع کیا۔ بہت سے دیگر مصنفین کی طرح ٹونی نے اپنے بچپن میں کبھی کوئی کہانی نہیں لکھی تھی۔ بچپن میں وہ پڑھتی تو بہت تھیں لیکن لکھتی نہیں تھیں۔ اگر وہ ہاورڈ میں مصنفین کے ایک انجمن کی رکن نہ بنی ہوتیں تو شاید وہ ایک ریڈر ہی بنی رہتیں۔ انجومن کے ہر رکن کو ہر مہنے کچھ لکھ کے لانا ہوتا تھا۔ ایک مہنے ٹونی نے ایک ایسی سیاہ فام لڑکی کے بارے میں لکھا جو نیلی آنکھیں چاہتی تھی۔ اصل میں یہ کہانی نسل پرستی کے بارے میں تھی۔ ٹونی کہنا چاہتی تھیں کہ سیاہ فام بچے جیسے ہیں انہیں اس پر فقر ہونا چاہئے۔ ١٩٦٩ میں یہ کہانی ان کے پہلے ناول 'دی بلویسٹ ائی' کی بنیاد بنی۔

جب تک وہ ناول چھپا تب تک ٹونی ہاورڈ چھوڑ چکی تھیں۔ ان کا اپنے شوہر سے طلاق ہو گیا تھا اور ان پر اپنے دو بچوں کو پالنے کی ذمہ داری تھی۔ تب انہوں نے مشہور اشاعتی ادارہ رینڈم ہاوس میں بطور ایڈیٹر کام کیا۔ یہ ان کے لئے بہت مصروف وقت تھا۔ دن بھر دفتر میں کام کرنے کے بعد وہ رات کو اپنی ناول پر کام کرتی تھیں۔ اس ناول کا نام تھا 'سُلا'۔



Sula book cover by Bantam Books. Image Source: https://www.flickr.com/photos/44238709@N07/24811257019

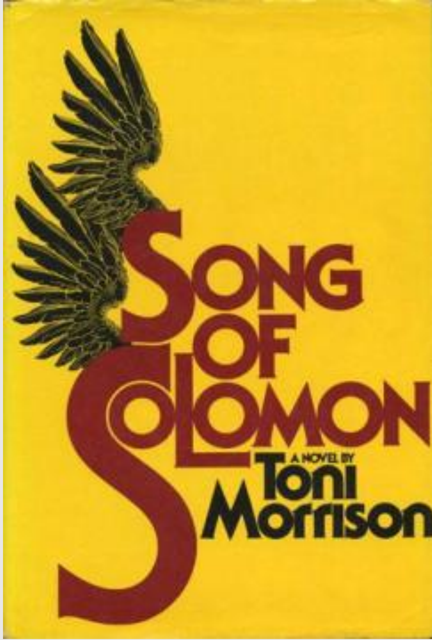
'سُلا' ایک ایسی افریکن امریکن لڑکی کی کہانی تھی جو 'دی بلویسٹ ائی' کی نیلی آنکھیں چاہنے والی لڑکی سے کہیں زیادہ خود اعتمادی تھی۔ پر اس کہانی نے بھی نصل پرستی پر حملہ کتا اور افریکن امریکن لوگوں کی پریشانیوں پر روشنی ڈالی۔ ۱۹۷۳ میں جب 'سُلا' چھپی تو اسے بہت کامیابی ملی اور وہ نیشنل بُک اوارڈ کے لئے نامزد ہوئی۔ ٹونی نے سرف دس سال پہلے لکھنا شروع کیا تھا پر وہ اب بہت مشحور ہو چکی تھیں۔



'The Black Book' book cover. Image Source: Amazon.com

ٹونی نے 'رینڈم ہاوس' کو مشورہ دیا کہ وہ افریکن امریکن لوگوں کی زندگی پر ایک کتاب چھاپیں۔ وہ کتاب رہنماؤں اور سیاست دانوں کے بارے میں نہ ہو کے ان عام لوگوں کے بارے میں ہو جن کا تاریخ کے پنّوں میں اکثر کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ ان کی تجویز کا اچھا نتیجہ نکلا۔ ۱۹۷۴ میں 'دی بلیک بک' چھاپی گئی۔ یہ کتاب ایک مجموعہ تھی، جس میں اخباروں کی کترن، لیکھ، خطوط، کھانے کی ریسپی، تصاویر اور دیگر چیزیں شامل تھیں۔ اس سے پچھلے تین سو سالوں کے افریکن امریکن لوگوں کی زندگی کے تجربات کی تصویر سامنے آئی۔

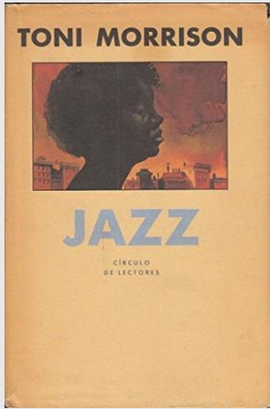
ٹونی مورسن کو امید تھی کہ 'دی بلیک بک' کے زرعے افریکن امریکن لوگوں کے روزمراہ کے ہیرو اور ہیروئن کی تاریخ پر روشنی پڑیگی۔



'Song of Solomon' first edition cover. Image Source: https://en.wikipedia.org/wiki/Song_of_Solomon_(novel)#/media/File:SongOfSolomon.jpg

'دی بلیک بک' کے موادنے ٹونی میں افریکن امریکن لوگوں کی ثقافت کے بارے میں اور لکھنے کی خواہش پیدہ کی۔ ان کی اگلی کتاب 'سونگ آف سولومن' (۱۹۷۷) گانوں اور کہانیوں سے بھری تھی۔ لوگوں نے اس کتاب کو ایک ماسٹرپیس بتایا اور اس نے دو بڑے انعام جیتے۔

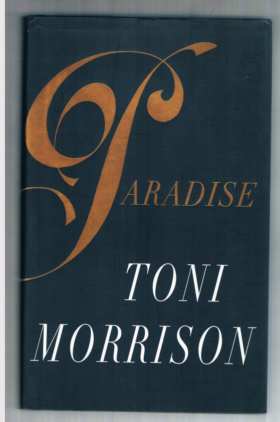
'سونگ آف سولومن' کی تیس لاکھ سے زیادہ کاپیاں بکیں اور اس نے ٹونی کو ایک معروف مصنف کی حیثیت دلوائی۔ 'ٹار بیبی' (۱۹۸۱) بھی بہت مقبول ہوئی اور 'بِلوڈ' (۱۹۸۷) کو کئی انعام ملے، جن میں مشہور امریکی انعام پُلٹزر شامل تھا۔



‘Jazz’ first edition cover. Image Source: https://www.abebooks.co.uk/first-edition/Jazz-Toni-Morrison-Chatto-Windus/935615891/bd

ان کی کتاب ’جیز‘ (۱۹۹۲) کو بھی بیحد کامیابی ملی۔ پھر ۱۹۹۳ میں انہیں ادب کی دنیا کے اوّل انعام نوبل پرائز سے نوازا گیا۔ نوبل انعام کو جیتنے والی وہ پہلی افریکن امریکی عورت تھیں اور ۱۹۳۸ میں پرل بک کے بعد نوبل پرائز جیتنے والی دوسری امریکی عورت تھیں۔

اس کے بعد ٹونی کا اگلا ناول چھپنے مین کئی سال لگے۔ ’پیراڈائس‘ ۱۹۹۸ میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب بھی بہت اثردار تھی۔ ٹونی اس وقت کے چار سب سے عظیم مصنفین میں سے ایک تھیں اور اپنے زمانے کی بہترین ناولسٹ تھیں۔



‘Paradise’ first edition book cover. Image Source: https://en.wikipedia.org/wiki/File:ParadiseNovel.jpg

ہر ناول کے ساتھ ٹونی کی مقبولیت بڑھتی گئی اور انہیں انعام اور احترام ملتے گئے۔ انعام سے بھی زیادہ بڑی بات یہ تھی کہ ٹونی نے ان کی کتابوں کے زرے اپنے لوگوں کی ثقافت پر نئی روشنی ڈالی۔





اہم واقعے

۱۹۵۳ ہاورڈیونیورسٹی سے گریجویشن

۱۹۵۷ کورنیل یونیورسٹی سے ماسٹرزڈگری

۱۹۵۵ ہاورڈیونورسٹی میں معلمہ مقرر

۱۹۵۸ ہیرلڈ مورسن سے شادی

۱۹۶۴ شادی طلاق میں بدلی

۱۹۶۵ رینڈم ہاوس میں ایڈیٹر کا کام شروع کیا

۱۹۶۹ پہلی کتاب ’دی بلویسٹ آئی ‘ چھپی

۱۹۷۳ ’سُلا‘ شائع ہوئی

۱۹۷۷ ’سونگ اوف سولومن‘ شائع ہوئی

۱۹۸۱ ’ٹار بیبی‘ شائع ہوئی

۱۹۸۷ ’بِلویڈ‘ شائع ہوئی

۱۹۸۸ پُلٹزر انعام سے نوازا گیا

۱۹۸۹ پرِنسٹن یونورسٹی میں پروفیسر مقرر

۱۹۹۲ ’جیز‘کتاب چھپی

۱۹۹۳ نوبل انعام

۱۹۹۸ ’پیراڈائیس‘کتاب چھپی



Street art featuring Toni Morrison. Photo by Zarateman. Image Source: https://commons.wikimedia.org/wiki/File:Vitoria_-_Graffiti_%26_Murals_0392.JPG